۲۔ کوئی استحقاق ہی نہیں رکھتا کہ تو اس کے استحقاق کی بنا پر بخش دے یا اس کے حق کی وجہ سے اس سے خوش ہو۔ جسے تو نے بخش دیا تو یہ تیرا انعام ہے اور جس سے تو راضی ہوگیا تو یہ تیرا تفضّل ہے۔

۳۔ جس عمل قلیل کو تو قبول فرماتا ہے اس کی جزا فرواں دیتا ہے اور مختصر عبادت پر بھی ثواب مرحمت فرماتا ہے ۔ یہاں تک کہ گویا بندوں کا وہ شکر بجا لانا جس کے مقابلہ میں تو نے اجر وثواب کو ضروری قرار دیا اور جس کے عوض ان کو اجر عظیم عطا کیا، ایک ایسی بات تھی کہ اس شکر سے دست بردار ہونا ان کے اختیار میں تھا تو اس لحاظ سے تو نے اجر دیا (کہ انھوں نے باختیار خود شکر ادا کیا) یا یہ کہ ادائے شکر کے اسباب تیرے قبضہ قدرت میں نہ تھے (اور انہوں نے خود اسباب شکر مہیا کیئے) جس پر تو نے انہیں جزا مرحمت فرمائی (ایسا تو نہیں ہے) بلکہ اے میرے معبود ! تو ان کے جملہ امور کا مالک تھا، قبل اس کے کہ وہ تیری عبادت پر قادر وتوانا ہوں اور تو نے ان کے لئے اجر وثواب کو مہیا کر دیا تھا قبل اس کے کہ وہ تیری اطاعت میں داخل ہوں اور یہ اس لئے کہ تیرا طریقہ انعام و اکرام، تیری عادت تفضّل و احسان اور تیری روش عفو درگذر ہے ۔ چنانچہ تمام کائنات اس کی معترف ہے کہ تو جس پر عذاب کرے اس پر کوئی ظلم نہیں کرتا اور گواہ ہے اس بات کی کہ جس کو تو معاف کر دے، اس پر تفصیل و احسان کرتا ہے اور ہر شخص اقرار کرے گا اپنے نفس کی کوتاہی کا اس (اطاعت) کے بجا لانے میں جس کا تو مستحق ہے۔ اگر شیطان انہیں تیری عبادت سے نہ بہکاتا تو پھر کوئی شخص تیری نافرمانی نہ کرتا اور اگر باطل کو حق کے لباس میں ان کے سامنے پیش نہ کرتا تو تیرے راستہ سے کوئی گمراہ نہ ہوتا۔

۴۔ پاک ہے تیری ذات۔ تیرا لطف و کرم ، فرمانبردار ہو یا گنہگار، ہر ایک کے معاملہ میں کس قدر آشکار ہے۔ یوں کہ اطاعت گزار کو اس عمل خیر پر جس کے اسباب تو نے خود فراہم کئے ہیں جزا دیتا ہے اور گنہگار کو فوری سزا دینے کا اختیار رکھتے ہوئے پھر مہلت دیتا ہے۔ تو نے فرمانبردار و نافرمان دونوں کو وہ چیزیں دی ہیں جن کا انہیں استحقاق نہ تھا اور ان میں سے ہر ایک پر تو نے وہ فضل و احسان کیا ہے جس کے مقابلہ میں ان کا عمل بہت کم تھا اور اگر تو اطاعت گزار کو صرف ان اعمال پر جن کا سر و سامان تو نے مہیا کیا ہے جزا دیتا تو قریب تھا کہ وہ ثواب کو اپنے ہاتھ سے کھو دیتا اور تیری نعمتیں اس سے زائل ہوجاتیں ۔ لیکن تو نے اپنے جود وکرم سے فانی وکوتاہ مدت کے اعمال کے عوض طولانی و جاویدانی مدت کا اجر وثواب بخشا اور قلیل و زوال پذیر اعمال کے مقابلہ میں دائمی و سرمدی جزا مرحمت فرمائی ۔ پھر یہ کہ تیرے خوان نعمت سے جو رزق کھا کر اس نے تیری اطاعت پر قوت حاصل کی اس کا کوئی عوض تو نے نہیں چاہا اور جن اعضاء و جوارح سے کام لے کر تیری مغفرت تک راہ پیدا کی اس کا سختی سے کوئی محاسبہ نہیں کیا اور اگر تو ایسا کرتا تو اس کی تمام منتوں کا حاصل اور سب کوششوں کا نتیجہ نعمتوں اور احسانوں میں سے ایک ادنیٰ و معمولی قسم کی نعمت کے مقابلہ میں ختم ہوجاتا اور بقیہ نعمتوں کے لئے تیری بارگاہ میں گروی ہوکر رہ جاتا ۔ (یعنی اس کے پاس کچھ نہ ہوتا کہ اپنے چھڑانا) تو ایسی صورت میں وہ کہاں تیرے کسی ثواب کا مستحق ہوسکتا تھا ؟ نہیں ! وہ کب مستحق ہوسکتا تھا۔

۵۔ اے میرے معبود ! یہ تو تیری اطاعت کرنے والے کا حال اور تیری عبادت کرنے والے کی سرگزشت ہے اور وہ جس نے تیرے احکام کی خلاف ورزی کی اور تیرے منہیات کا مرتکب ہوا، اسے بھی سزا دینے میں تو نے جلدی نہیں کی تا کہ وہ معصیت و نافرمانی کی حالت کو چھوڑ کر تیری اطاعت کی طرف رجوع ہو سکے ۔ سچ تو یہ ہے کہ جب پہلے پہل اس نے تیری نافرمانی کا قصد کیا تھا، جب ہی وہ ہر اس سزا کا جسے تو نے تمام خلق کے لئے مہیا کیا ہے، مستحق ہوچکا تھا تو ہر وہ عذاب جسے تو نے اس سے روک لیا اور سزا وعقوبت کا ہر وہ جملہ جو اس سے تاخیر ڈال دیا، یہ تیرا حق سے چشم پوشی کرنا اور استحقاق سے کم پر راضی ہونا ہے۔

urdu.duas.org

۶۔ اے میرے معبود! ایسی حالت میں تجھ سے بڑھ کے کون کریم ہوسکتا ہے اور اس سے بڑھ کے جو تیری مرضی کے خلاف تباہ و برباد ہو، کون بدبخت ہوسکتا ہے؟ نہیں! کون ہے جو اس سے زیادہ بدبخت ہو۔ تو مبارک ہے کہ تیری توصیف لطف و احسان ہی کے ساتھ ہوسکتی ہے اور تو بلند تر ہے اس سے کہ تجھ سے عدل و انصاف کے خلاف کا اندیشہ ہو۔

۷۔ جو شخص تیری نافرمانی کرے تجھ سے اندیشہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تو اس پر ظلم و جور کرے گا اور نہ اس شخص کے بارے میں جو تیری رضا و خوشنودی کو ملحوظ رکھے تجھ سے حق تلفی کا خوف ہوسکتا ہے۔ تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور میری آرزوؤں کو برلا اور میرے لئے ہدایت اور رہنمائی میں اتنا اضافہ فرما کہ میں اپنے کاموں میں توفیق سے ہمکنار ہوں۔ اس لئے کہ تو نعمتوں کا بخشنے والا اور لطف و کرم کرنے والا ہے۔

urdu.duas.org